جنازہ کے فضائل واحکام

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

جنازہ جلدی لے چلیں:............................... 3

میت باتیں کرتی ہے:................................ 3

جنازے اور تدفین میں شرکت کا ثواب: 4

شرکاء جنازہ کی میت کے حق میں دعا کی قبولیت: 5

فوت شدہ لوگوں کی برائی بیان نہ کرو:................................ 6

فوت شدہ لوگوں کی نیکیوں کا تذکرہ: 6

غیر مسلم کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا: 6

حدیث مبارک کا صحیح مفہوم:................................ 7

نماز جنازہ کا طریقہ:................................ 7

بالغ مرد / عورت کے لیے:................................ 9

نابالغ لڑکے / نابالغ لڑکی کے لیے:................................ 9

نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ:................................ 9

ترک فاتحہ کی دلیل:................................ 10

اہل بدعت کی اقتداء جائز نہیں: 11

دعا بعد الجنازہ:................................ 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے باہمی حقوق کو ذکر فرمایا۔ ایک حدیث مبارک میں مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق بیان کیے گئے ہیں ان میں سے تیسرا حق یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کا جنازہ ادا کرنا ہے۔ اس بارے چند فضائل واحکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

جنازہ جلدی لے چلیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1315

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ جلدی لے کر چلو! کیونکہ اگر وہ نیک بندے کا ہے تو اس کے لیے بھلائی ہے لہٰذا اسے بھلائی کی طرف جلدی پہنچاؤ اور اگر وہ ایسا نہیں یعنی برے شخص کا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے جلدی اتارو۔

میت باتیں کرتی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ

يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1314

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میت کی تجہیز و تکفین کر لی جاتی ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ میت نیک بخت ہوتی ہے تو وہ لوگوں سے کہتی ہے کہ مجھے میری منزل کی طرف جلدی لے چلو! اور اگر وہ میت بد بخت ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ ہائے افسوس! مجھے کہاں لیے جا رہے ہو؟ میت کی اس آواز کو سوائے انسانوں کے باقی مخلوقات سنتی ہے اگر انسان بھی اس آواز کو سن لیں تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں یا مر جائیں۔

جنازے اور تدفین میں شرکت کا ثواب:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّه يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:47

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ایمان کی حالت میں اور ثواب کے حصول کی خاطر شریک ہوتا ہے اور جنازے کے ساتھ ساتھ اس وقت تک رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس کے بعد اس کی تدفین کے عمل میں شریک ہوتا ہے تو اس کو دو قیراط ثواب ملتا

ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازے میں شریک ہوتا ہے اور تدفین میں شرکت نہیں کر سکتا تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔

شرکاء جنازہ کی میت کے حق میں دعا کی قبولیت:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! اُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلاً لاَ يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلاَّ شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:2157

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مقام قُدید یا مقام عسفان میں ان کے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کریب! دیکھو کتنے لوگ جنازے کے لیے جمع ہو گئے ہیں؟ حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھنے کے لیے گیا تو کافی لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے واپس اطلاع کی کہ بہت لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ کا کیا اندازہ ہے کہ ان لوگوں کی تعداد چالیس ہو گی؟ حضرت کریب رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میت کو نماز جنازہ کے لیے لے چلو! کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان وفات پا جائے اور اس کے جنازے میں

ایسے چالیس افراد شریک ہو جائیں جن کے عقائد ٹھیک ہوں(شرک نہ کرتے ہوں)تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ایسے لوگوں کی شفاعت کو قبول فرماتے ہیں۔ یعنی میت کی بخشش فرمادیتے ہیں۔

فوت شدہ لوگوں کی برائی بیان نہ کرو:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1393

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:فوت شدہ لوگوں کی برائی بیان نہ کرو کیونکہ وہ انہوں نے جو کچھ (اپنی آخرت کے لیے) آگے بھیجا تھاوہ انہوں نے پالیا۔

فوت شدہ لوگوں کی نیکیوں کا تذکرہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوا عَنْ مَسَاوِئِهِم۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1019

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے فوت شدہ لوگوں کی نیکیوں ہی کا تذکرہ کیا کرو اور ان کی برائیوں کے تذکرہ سے بچتے رہو۔

غیر مسلم کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ

الْحَسَنُ: إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ۔

سنن النسائی، رقم الحدیث:1927

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد (جعفر صادق) رحمہ اللہ اپنے والد (محمد باقر) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے سے جنازہ گزرا تو چند لوگ اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے (جنہیں جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونے والے حکم کے منسوخ ہونے کا علم نہیں تھا) اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ جنازہ گزر نہیں گیا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہمانے ان سے فرمایا کہ ایک راستے پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے وہاں سے یہودی کا جنازہ گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ یہودی کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے اوپر سے گزرے اس لیے اس سے بچنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

حدیث مبارک کا صحیح مفہوم:

بعض لوگ حدیث کا مفہوم بگاڑ کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کا جنازہ دیکھ کر بھی کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ حالانکہ حدیث کا صحیح مفہوم یہی ہے جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہمانے بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کسی یہودی کا جنازہ آپ کے سر مبارک کے اوپر سے گزرے اس لیے آپ کھڑے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

سب سے پہلے جنازہ کو سامنے رکھ جائے اس کے بعد امام جنازہ کے سینہ

کے سامنے کھڑا ہو اور باقی لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوں۔ صفوں میں طاق اعداد کو لازم قرار دینا درست نہیں بہتر یہ ہے کہ کم از کم تین صفیں بنائی جائیں۔ امام صاحب صفیں درست کروالیں۔

اس کے بعد امام صاحب چار تکبیر کہے اور مقتدی بھی چار تکبیریں کہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی تکبیر کہتے ہوئے امام اور مقتدی دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اس کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور اس میں ثنا پڑھیں۔

ایک وہ ثناء ہے جس میں "وجل ثناءك" نہیں ہے جیسے وہ احادیث سے ثابت ہے اسی طرح وہ ثناء بھی ثابت ہے جس میں "وجل ثناءك" کا اضافہ ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

مسند الفردوس لابی شجاع الدیلمی، رقم الحدیث:819

ترجمہ: بندے کا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اے اللہ! آپ کی ذات ہر قسم کے شریک سے پاک ہے، میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، آپ کا نام برکت والا ہے، آپ کی شان سب سے اونچی ہے، آپ کی تعریف بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس کے بعد امام اور مقتدی بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور اس تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں جیسے نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

میت کے اعتبار سے دعائیں الگ الگ ہیں:

بالغ مرد / عورت کے لیے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَاوَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَاوَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَاوَاُنْثَانَا. اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَأَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

نابالغ لڑکے کے لیے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا.

نابالغ لڑکی کے لیے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا أَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَالَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً.

فائدہ: تکبیرات امام اور مقتدی دونوں کے لیے کہنا ضروری ہیں۔ بعض لوگ جب کسی امام کی اقتداء میں پڑھتے ہیں تو ثناء، درود اور دعا تو پڑھتے ہیں لیکن تکبیرات نہیں پڑھتے۔ اس طرح کرنے سے جنازہ ادا نہیں ہوتا۔

نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ:

احناف کے ہاں نماز جنازہ میں بطور تلاوت تکبیر اولی کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھنا مسنون نہیں۔ ہاں اگر بطور دعا پڑھ لے تو اس کی گنجائش ہے۔ امام محمد بن عبد الواحد ابن ھمام رحمہ اللہ (ت 861ھ) فرماتے ہیں:

لا يقرأ الفاتحة إلا أن يقرأ بنية الثناء

شرح فتح القدیر ج2 ص 125

ترجمہ: سورۃ فاتحہ کو ثناء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے بطور قراءت پڑھنا مکروہ ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْجِنَازَةِ هَلْ يُقْرَأُ فِيهَا فَقَالَ لَمْ يُوَقِّتْ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا وَلَا قِرَاءَةً وفی رِوَايَةٍ دُعَاءً وَلَا قِرَاءَةً۔

بدائع الصنائع بیان کیفیۃ الصلاۃ علی الجنازۃ، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 9487

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے نماز جنازہ میں قراءت کے متعلق سوال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے کوئی خاص کلام اور قراءت مقرر نہیں فرمائی ایک روایت میں ہے کہ کوئی مخصوص دعا اور قراءت مقرر نہیں فرمائی۔

ترک فاتحہ کی دلیل:

امام ابن وھب رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کا عمل ترکِ فاتحہ کا نقل کیا ہے:

قال ابن وهب رحمه الله عن رجال من أهل العلم عن عمر بن الخطاب وعلی بن أبي طالب وعبد الله بن عمر وفضالة بن عبيد وأبي هريرة وجابر بن عبد الله وواثلة بن الأسقع والقاسم بن محمد وسالم بن عبد الله وابن المسيب وربيعة وعطاء بن أبي رباح ويحيى بن سعيد رضی الله عنهم: أنهم لم يكونوا يقرءون فی الصلاة على الميت.

المدونۃ الکبریٰ ج1 ص251 ماجاء فی القراءۃ علی الجنائز

ترجمہ: امام ابن وہب رحمہ اللہ بہت سے اہل علم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت فضالہ بن

عبید، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت قاسم بن محمد ، حضرت سالم بن عبد اللہ ، حضرت ابن مسیب ، حضرت ربیعہ ، حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت یحیٰ بن سعید رضی اللہ عنہم نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

اہل بدعت کی اقتداء جائز نہیں:

اہلِ بدعت کے غلط معتقدات و نظریات کے پیش نظر ان کے پیچھے نماز جنازہ جائز ہی نہیں ہے۔

دعا بعد الجنازہ:

نماز جنازہ خود ایک دعا ہے، اس لیے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو ضروری قرار دینا بدعت ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔

امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (ت1014ھ) فرماتے ہیں:

ولا یدعو للمیت بعد صلاۃ الجنازۃ لأنه یشبه الزیادۃ فی صلاۃ الجنازۃ.

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح لعلی القاری: ج4ص149

ترجمہ: نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میت کے لیے دعا نہ کریں کیونکہ یہ نماز جنازہ میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 20 ستمبر، 2021ء